

اخلاق کا معجزہ

ایک سفر کے دوران صحابہؓ کے پاس پانی بالکل ختم ہو گیا۔ صحابہؓ پانی کی تلاش میں نکلے تو ایک عورت اونٹ پر پانی کے دو مشکیزے لے جا رہی تھی۔ صحابہؓ اسے رسول اللہؐ کی خدمت میں لے کر آئے۔ آپؐ کے ارشاد پر صحابہؓ نے پانی پیلا پلایا اور برتن بھرنے لگے مگر مشکیزوں سے کچھ بھی کم نہ ہوا اس عورت کو تحائف دے کر رخصت کیا گیا بعد میں بھی صحابہؓ اس عورت کے قبیلہ سے شفقت بھرا سلوک کرتے رہے اور وہ سب اسلام میں داخل ہو گئے۔

(صحیح بخاری کتاب التیمم باب الصعید الطیب حدیث نمبر: 331)

روزنامہ

C.P.L 29-FD

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

الفصل

Web: <http://www.alfazl.org>
Email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالمسیح خان

منگل 12 دسمبر 2006ء، 20 رقعہ 1427 ہجری 12 مئی 1385ء، 56-91 نمبر 278

التواء جلسہ سالانہ ربوہ

اس سال مورخہ 22-23-24 دسمبر 2006ء کی تاریخوں میں جلسہ سالانہ 2006ء کے ربوہ میں انعقاد کی اجازت کیلئے حکومت کو درخواست کی گئی تھی لیکن حکومت کی طرف سے جلسہ کے انعقاد کی منظوری کی تاحال اطلاع نہیں ملی اس لئے سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے جلسہ سالانہ کا انعقاد ملتوی کیا جاتا ہے۔ احباب مطلع ہیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد مرکز یہ)

جنت میں ایک ساتھ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ فرماتے ہیں:-
تیموں سے بھی حسن سلوک کرو۔ ان کا بھی خیال رکھو۔ ان کو معاشرے میں محرومیت کا احساس نہ ہونے دو اور اس حدیث کو یاد رکھو کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں اور تیم کی پرورش کرنے والے جنت میں اس طرح ساتھ ہوں گے جس طرح دو انگلیاں ہیں۔

(افضل 19 نومبر 2004ء)

(مرسلہ: سیکرٹری کینی کفالت یکصد یتیمی دارالضیافت ربوہ)

آرتھو پیڈک سرجن اور

گانا کالوجسٹ کی آمد

مکرم ڈاکٹر عباس باجوہ صاحب آرتھو پیڈک سرجن مکرم ڈاکٹر آصفہ عباس صاحبہ گانا کالوجسٹ دونوں ڈاکٹر صاحبان مورخہ 17 دسمبر 2006ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کے معائنہ کیلئے تشریف لارہے ہیں۔ ضرورت مند احباب و خواتین پرچی روم سے اپنی پرچی بنوالیں۔ مریضوں (خواتین) کی سہولت کیلئے گانا کالوجسٹ کی پرچی زبیدہ بانی ونگ کے استقبالیہ سے مل سکتی ہے۔ مزید معلومات کیلئے درج ذیل ویب سائٹ ملاحظہ ہو۔

(www.foh-rabwah.org)

(ایڈمنسٹریٹو فیصل عمر ہسپتال ربوہ)

خدا کا فیض ربوبیت تمام ملکوں، قوموں اور زمانوں کیلئے جاری ہے

قرآنی علوم و معرفت کے خزانے بے نظیر ہیں

ہمیں پالنے والا ہماری ضروریات پوری کرنے والا غریب کی بھوک ختم کرنے والا ہمارا رب ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 8 دسمبر 2006ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

خدا کی صفت ربوبیت کے پر معارف نکات پر مبنی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ 8 دسمبر 2006ء حسب معمول ایم۔ ٹی۔ اے پر بیت الفتوح لندن سے مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ ربوبیت کا ایک عام فیض ہے جو ہر چہرہ پر نثار ہر ذرہ مخلوق تک پہنچتا ہے اگر اجرام فلکی میں بھی آبادیاں ہیں تو وہ بھی اس صفت کے تحت آئیں گی وہ ہر چیز کی پرورش کرتا اور اس کا انتظام کرتا ہے دوسرا فیض ایک امتیازی سلوک ہے جو وہ اپنے نیک بندوں سے کرتا ہے ان میں سب سے زیادہ فیض انبیاء پاتے ہیں اور انبیاء میں سے سب سے زیادہ فیض ربوبیت کے انعاموں کا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے پایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی صفت ربوبیت کے فیض کا ایک سرچشمہ قرآن کریم ہے کہ آنحضرت ﷺ نہ صرف علوم سے واقف نہ تھے بلکہ آپ پڑھنا بھی نہ جانتے تھے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے آپ کو قرآن کریم جیسی ایسی نصیحت دی جس کے علوم عالیہ و حقہ کے سامنے کسی کی کوئی ہستی نہیں۔ تمام فلسفے اور بیان اس کے سامنے بیچ ہیں تمام حکیم اور سائنسدان اس سے پیچھے رہ گئے۔ قرآن جس طرح آج سے چودہ سو سال پہلے ضروریات کو پورا کر رہا تھا اسی طرح آج کے ترقی یافتہ دور میں بھی اس ضروریات کو پورا کر رہا ہے۔ یہ کتاب کسی اکیڈمی یا ادارہ کی مرہون منت نہیں لیکن اس کے علوم و معرفت کے خزانوں کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔ حضور انور نے فرمایا کہ دنیا نے رب کے تصور کو بگاڑ دیا ہے لیکن اس کی صحیح معرفت قرآن اور آنحضرت ﷺ کے ذریعہ سے ہی ہو سکتی ہے۔ لیکن بغض و عناد اور نفرت کو شیوہ نہ بنایا ہو تو یہ فائدہ دیتی ہے۔ اس کے بعد حضور انور نے آنحضرت ﷺ کیلئے فیضان ربوبیت سے جاری ہونے والے بعض معجزات کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔ ایک دفعہ جنگ کے موقع پر دو مشکیزوں میں آپ کی دعا سے ایسی برکت پڑی کہ تمام ضرورتیں پوری ہوئیں اور پانی میں نہ صرف کمی نہ ہوئی بلکہ مشکیزے پہلے سے زیادہ بھرے ہوئے لگتے تھے۔ ایک جنگ کے موقع پر تھوڑا سا کھانا آپ کی دعا سے تمام لشکر کے سیر کرنے کا باعث بنا اور کھانا اسی قدر برتنوں میں موجود رہا۔ اسی طرح دو دھکے ایک پیالے میں اتنی برکت پڑی کہ تمام اصحاب صفہ نے پیٹ بھر کر پیا اور آخر میں آنحضرت ﷺ نے نوش فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ تخلیق و اخلاق اللہ کے حکم کے تحت خدا تعالیٰ کی صفت ربوبیت کا فیض اٹھانے کیلئے خود بھی دوسرے کامر بننے کی کوشش کرنی چاہئے۔ مرہون منتی اور پرورش کرنے والے کے ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مدد کرتے تھے حضرت ابو بکرؓ کے واقعہ کا ذکر فرمایا۔ کہ خدا کا حکم سنتے ہی آپ نے اپنی قسم توڑ دی اور نرمی اور محبت کا سلوک کرنے لگے۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے اس زمانہ میں ربوبیت کا ادراک و فہم عطا فرمایا ہے خدا کا آپ کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک تھا۔ حضرت مسیح موعود تخریر فرماتے ہیں کہ جب میرے والد صاحب کی وفات کی خبر خدا نے دی تو بشری طبعی تقاضوں کے تحت ایک فکر پیدا ہوئی۔ مگر خدا نے فوراً وعدہ فرمایا کہ ”کیا خدا اپنے بندہ کیلئے کافی نہیں؟“ اس کے بعد خدایا میرا ایسا متکفل ہوا کہ کسی کا باپ کبھی ایسا متکفل نہ ہوا ہوگا۔ حضور انور نے فرمایا کہ خدا کی ربوبیت کا ایک طریق یہ بھی ہے کہ خود دعا سکھاتا ہے اور خود ہی دعا کو قبول کرتا ہے یہ واقعات قبولیت دعا کے ساتھ ساتھ ربوبیت کے جلووں کا نظارہ بھی پیش کرتے ہیں۔ حضور انور نے آخر میں چند دعائیں سکھائیں اور فرمایا کہ ہمیں یہ جامع دعائیں کرتے رہنا چاہئے۔ خدا ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ جمعہ

تحریک جدید کے نئے مالی سال کا اعلان

احمدی جو مالی قربانی کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کرتا ہے اور اس کا مال نیک ذرائع سے کمایا ہوا مال ہوتا ہے

گزشتہ سال میں تحریک جدید میں مالی قربانی پیش کرنے کے لحاظ سے پاکستان نمبر ایک پر رہا امریکہ دوم اور برطانیہ تیسرے نمبر پر رہا

مالی قربانی کے علاوہ تحریک جدید کے دیگر مطالبات میں سے بعض کا تذکرہ اور جماعتوں کو حسب حالات ان کی طرف توجہ دینے کے لئے تاکید نصیحت

پاکستان کے احمدیوں کی عظیم الشان قربانیوں پر خراج تحسین اور اس راہ پر آگے بڑھتے چلے جانے کی نصیحت اللہ تعالیٰ کبھی یہ قربانیاں ضائع نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی قربانیوں کو دعاؤں میں سجا کر پیش کرتے رہیں

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 3 نومبر 2006ء (3 ربیع الثانی 1385 ہجری شمسی) بمقام بیت الفتوح لندن۔ برطانیہ

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ افضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

آج دین کی خاطر اُس روح کو سمجھتے ہوئے اور اُس تعلیم پر عمل کرتے ہوئے جس کی طرف ہمیں زمانے کے امام نے توجہ دلائی ہے اور اس راستے پر ڈالا ہے اور دین پر مضبوطی سے قائم کیا ہے، کوئی جان کی قربانی دے رہا ہے تو وہ احمدی ہے۔ پس یہ ہماری کتنی خوش قسمتی ہے کہ آج اللہ تعالیٰ نے ہمیں آخرین کے گروہ میں شامل کر کے ان پہلوؤں سے ملایا ہے جو دین کی خاطر عظیم قربانیاں دیتے چلے گئے۔

ہمارا بھی فرض بنتا ہے کہ ہم اپنی حالتوں پر ہر وقت نظر رکھتے ہوئے ان پہلوؤں کی قربانی کو ہر وقت سامنے رکھیں جنہوں نے اپنا سب کچھ اللہ تعالیٰ کی خاطر قربان کر دیا۔ تبھی ہم اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق ان فضلوں کے وارث ٹھہریں گے، اس کا قرب پائیں گے، اپنی دنیا و آخرت سنواریں گے اور آگے اپنے بچوں کی ہدایت کے سامان پیدا کریں گے۔ پس آج ہم سب جو یہ قربانیاں کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کریں یا حاصل کر سکیں تو اب ہمیں اپنی ہر قربانی کو خدا تعالیٰ کے حکموں کے تابع کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس بات کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے۔ اگر ہم نے اس بات کو نہ سمجھا کہ اللہ تعالیٰ ہم سے کیا چاہتا ہے تو ہمارا یہ دعویٰ بالکل کھوکھلا دعویٰ ہے کہ آج ہم ہر قسم کی قربانیوں کا فہم و ادراک رکھتے ہیں یا یہ کہ صرف احمدی کو یہ فہم حاصل ہے اور احمدی کی قربانی کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔

دنیا میں دوسرے..... بھی قربانیاں کرتے ہیں یا یہ کہنا چاہئے کہ دوسروں کے لئے اپنا مال خرچ کرتے ہیں، غریبوں کی مدد کرتے ہیں۔ لوگوں کی ہمدردی اور ان کی مدد کے لئے انہوں نے ادارے بھی کھولے ہوئے ہیں۔ عیسائیوں نے، یہودیوں نے اور دوسرے مذہب والوں نے بڑی بڑی تنظیمیں بنائی ہوئی ہیں جہاں وہ غریبوں کی مدد کرتے ہیں اور بہت کرتے ہیں۔ لیکن اس سب خدمت اور ہمدردی کے پیچھے وہ جذبہ نہیں ہے کہ خدا کی رضا حاصل کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اس لئے یہ سب خدمت کرنی ہے۔ عارضی طور پر متاثر ہو کر کسی چیریٹی میں مدد تو کر دیں گے۔ لیکن

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 283 تلاوت کی اور فرمایا

آج میں تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے مالی قربانی کے حوالے سے کچھ کہوں گا۔ آج عمومی طور پر جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود کی بعثت کے مقصد کو سمجھتے ہوئے خلفاء وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس قابل ہو گئی ہے جہاں وہ ہر قسم کی قربانی کے فلسفے کو سمجھتی ہے۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے افراد جماعت حضرت مسیح موعود کو ماننے کے بعد اس بات کا فہم حاصل کرنے کے قابل ہو گئے ہیں کہ الہی جماعتوں کی ترقی کے لئے جان، مال، وقت اور عزت کی قربانی انتہائی اہم ہے۔ بعض سختیوں اور امتحانوں اور قربانیوں میں سے گزر کر ہی پھر اس منزل کے آثار نظر آتے ہیں جس کے لئے اللہ تعالیٰ کا ایک مومن بندہ الہی جماعت میں شامل ہوتا ہے۔ قربانیوں کے معیار حاصل کرنے سے ہی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔

پس یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ آج ہمیں اللہ تعالیٰ محض اور محض اپنے فضل سے اس بات کا موقع دے رہا ہے کہ ہم فَاَسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ کی روح کو سمجھتے ہوئے نیکی کے مواقع حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور کوشش کرنی چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ یہی تمہارا مطمح نظر ہونا چاہئے۔ اگر صالحین میں شمار ہونا ہے تو پھر کوشش کر کے ہی نیکیوں میں آگے بڑھنا ہوگا تبھی تم یہ مرتبہ پاسکتے ہو۔ ہمیشہ یاد رکھو کہ جب اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گے تو ان قربانیوں اور نیکیوں سے ہی اللہ کے فضل سے اللہ کا قرب پاؤ گے۔ یہ مال اور جان کی قربانیاں تمہاری فلاح کا ذریعہ بنیں گی۔ ہیبتگی کی زندگی تمہیں ان قربانیوں سے ہی حاصل ہوگی۔ پس آج اللہ تعالیٰ کے حکموں کا یہ ادراک اللہ تعالیٰ کے فضل سے اگر حاصل ہے تو حضرت مسیح موعود کی جماعت کو حاصل ہے۔ آج دین کی خاطر اگر وقت کی قربانی کوئی دے رہا ہے تو وہ احمدی ہے۔ آج دین کی خاطر اگر اولاد کی قربانی کوئی دے رہا ہے تو وہ احمدی ہے۔ آج دین کی خاطر اگر مال کی قربانی کوئی دے رہا ہے تو وہ احمدی ہے۔

ہوتا ہے کہ احمدی زمیندار کی فصل ساتھ والے ہمسایوں سے بہت اچھی ہوتی ہے، بہت بہتر ہوتی ہے۔ مجھے کئی زمینداروں نے اپنے واقعات سنائے ہیں، غیر آکر پوچھتے ہیں کہ تمہاری فصل بظاہر ہمارے جیسی تھی، کیا وجہ ہے کہ ایسی اچھی نکل آئی ہے تو احمدی زمیندار کا یہی جواب ہوتا ہے کہ کیونکہ اس میں اللہ کا حصہ ہے اس لئے بہتر نکل آئی ہے۔ اس لئے ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو خرچ کر رہے ہیں وہ اپنے وعدے کے مطابق اُسے بہتر کر کے ہمیں لوٹا رہا ہے۔ اسی طرح کاروبار میں اللہ تعالیٰ برکت ڈال دیتا ہے۔ جو چندہ دینے والے ہیں ان کے کاروباروں میں بہت برکت ہوتی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ جو یہ نمونے ہمیں دکھاتا ہے تو یہ دکھا کر اپنے بندوں کے ایمانوں کو مضبوط کرتا ہے اور اس یقین پر قائم کرتا ہے کہ یہاں جو اس طرح انعامات ہو رہے ہیں تو اگلے جہان کے بارے میں جو انعامات کی نوید سنائی ہے وہ بھی غلط نہیں ہے وہ بھی یقیناً سچی ہے۔

آج پرانے احمدی خاندانوں میں سے بہت سے اس بات کے گواہ ہیں کہ ان کے باپ دادا نے جو قربانیاں دی تھیں اللہ تعالیٰ نے ان کی اولادوں کو کتنا نوازا ہے بعض بزرگوں کی قربانیاں تو پھلوں سے اس قدر لدی ہوئی ہیں کہ اولادوں کے لئے انہیں سنبھالنا مشکل ہے۔ جن کو اس بات کا پتہ ہے یا ادراک ہے کہ یہ فضل ان قربانیوں کا نتیجہ ہیں وہ پھر اللہ سے سودا کرتے ہیں اور بڑھ چڑھ کر مالی قربانی پیش کرتے ہیں۔ تو یہ ہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ سودے کے وہ سات سو گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ بڑھا دیتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ کی قوت قدسیہ سے جو انقلاب آیا اور صحابہؓ نے اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے جان، مال کی قربانیاں کیں وہ ہمیں آپ کے غلام صادق کی جماعت میں بھی نظر آتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود کے زمانے میں بھی جب ضرورت پڑی، کسی نے اپنے بیٹے کے کفن کی رقم چندے میں بھیج دی، کسی نے اپنی پس انداز کی ہوئی تمام رقم دینی ضروریات کے لئے چندہ میں دے دی، کسی نے اپنی تمام آمد اللہ تعالیٰ کے مسیح (موعود) کے قدموں میں لا کر ڈال دی یہاں تک کہ حضرت مسیح موعود کو کھانا پڑا کہ بس آپ لوگ بہت قربانیاں کر چکے ہیں، کافی ہیں، مزید کی ضرورت نہیں۔

پھر حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد خلفاء کی طرف سے جب بھی کوئی تحریک ہوئی افراد جماعت نے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے مالی قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کئے۔

ابھی کل ہی مجھے ایک دوست کا خط ملا ہے کہ میں سوچ رہا تھا کہ تحریک جدید کا نیا سال شروع ہونے والا ہے، میں اپنا وعدہ تین ہزار روپے لکھواؤں اور بیوی بچوں کی طرف سے اور بزرگوں کی طرف سے ملا کے میں اس سال اس کو بڑھا کر پانچ ہزار کر دیتا ہوں۔ تو کہتے ہیں خیال آیا کہ ادا کس طرح ہوگا؟ لیکن میں نے یہ ارادہ کر لیا تھا کہ میں نے بہر حال اللہ کی توفیق سے انشاء اللہ، اتنا ہی یعنی پانچ ہزار روپے کا وعدہ لکھوانا ہے۔ کہتے ہیں اتنے میں ایک صاحب آئے اور ایک لفافہ مجھے دے گئے، کھولا تو اس میں تین ہزار روپے تھے، کسی نے عید کے تحفے کے لئے بھیجے تھے۔ تو کہتے ہیں میں اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر کر رہا تھا کہ ابھی تو سوچا ہی تھا کہ بڑھانا ہے تو اللہ تعالیٰ نے نواز دیا۔ اسی دوران پھر ایک اور صاحب آئے، ایک لفافہ آیا جس میں پانچ ہزار روپے تھے، باہر سے کسی دوست نے ان کو تحفہ بھیجا تھا۔ تو کہتے ہیں کہ میں نے سوچا کہ ابھی تو میں نے ارادہ ہی کیا ہے کہ وعدہ بڑھانا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش شروع ہو گئی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ جس طرح اس نے فرمایا ہے بھر پور کر کے لوٹاتا ہے تو انہوں نے کہا چلو جب اس طرح آ رہا ہے تو وعدہ ہی پانچ ہزار کی بجائے دس ہزار کر دو اور پھر اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے تو یہ وعدہ کیا تھا اور اللہ تعالیٰ کا یہ سلوک شروع ہوا ہے، تمہارا کیا ارادہ ہے؟ بیوی نے بھی اپنا وعدہ بڑھایا کہ میرا بھی اتنا لکھواؤں۔ میں ان کو ذاتی طور پر بھی جانتا ہوں ان کے ذرائع ایسے نہیں ہیں کہ آسانی سے اتنا دے سکیں، لیکن

یہ جذبہ نہیں کہ اللہ کا حکم ہے اس لئے مدد کرنی ہے یا اللہ کے نام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے خرچ کرنا ہے۔ اللہ کی مخلوق کی خدمت اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کرنی ہے۔ بعض لوگ دولت بھی ایسے ذرائع سے کماتے ہیں جو کسی لحاظ سے بھی جائز نہیں ہے۔ ان کے دولت کمانے کے ذریعے ناجائز ذریعے ہوتے ہیں لیکن اپنی کمپنیوں کے بجٹ میں چیریٹی کے لئے بھی کچھ رقم مختص کر دیتے ہیں تاکہ حکومت کے ٹیکسوں سے چھوٹ ل جائے۔ تو یہ سب قربانیاں جو کی جارہی ہوتی ہیں یا ان کے خیال میں جو قربانیاں کی جارہی ہوتی ہیں یہ عارضی اور سطحی اور اکثر اوقات دنیا دکھاوے کے لئے بھی ہوتی ہیں۔

لیکن ایک احمدی کی جو قربانی ہے اور جو ہونی چاہئے اس کا مقصد جیسا کہ میں نے کہا، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کرنا ہے اور اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ یہ کرو۔ اللہ تعالیٰ نے ایک مومن کی یہ ذمہ داری قرار دی ہے کہ وہ بنی نوع انسان کی خدمت کرے اور اگر مالی قربانی کر رہا ہے تو وہ بھی جائز ذرائع سے کمائی ہوئی آمد سے کرے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) یعنی جو کچھ بھی تم اپنے اچھے مال میں سے خرچ کرتے ہو وہ تمہیں فائدہ دے گا، وہ تمہارے فائدہ کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خیر کا لفظ استعمال کر کے ہمیں یہ توجہ دلا دی ہے کہ تم جو مالی قربانیاں کرو، ایک تو یہ کہ محنت سے اور جائز ذرائع سے کمائے ہوئے مال میں سے کرو، یہ نہیں کہ شراب کی دکانوں پر کام کر کے یا سو رینجنے والی دکانوں پر کام کر کے یا پھر کوئی ایسا کام کر کے جو غیر قانونی ہو، پیسہ کم کر اس پر چندہ دے دو یا جس طرح ناجائز منافع خور کرتے ہیں کہ ناجائز پیسہ کم کر تھوڑی سی رقم غریبوں پر خرچ کر دی یا حج کر لیا اور سمجھ لیا کہ پیسہ پاک ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے ایسا پیسہ نہیں چاہئے۔ اللہ کی راہ میں جو تم خرچ کرو اس میں خیر ہونی چاہئے۔ وہ جائز ہونا چاہئے اور پھر تم جو یہ جائز پیسہ کم رہے ہو اس پر چندہ بھی اپنی حیثیت کے مطابق ہی دو، یہ نہیں کہ آمد تو لاکھ روپے ہے اور چندہ دس روپے دے دیا اور سمجھ لیا کہ میں نے قربانی کا حق ادا کر دیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھے رقم کی ضرورت نہیں ہے، میں غنی ہوں۔ اس قربانی کے ذریعے سے میں تمہیں آزار ہا ہوں کیونکہ یہ سب تمہارے ہی فائدے کے لئے ہے۔ پس یہ جو فرمایا فلا نفسکم۔ قربانی کرتے ہوئے یہ فقرہ تمہارے ذہن میں رہنا چاہئے اور جب یہ سوچ ہوگی تو اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھو کہ تم اس حکم پر چل رہے ہو کہ (-) کہ تم اللہ کی رضا جوئی کے سوا کچھ خرچ نہیں کرتے اور جو اللہ کی رضا کے لئے خرچ کرتا ہے اس کے بارے میں فرمایا یُوفِّ إِلَیْكُمْ وہ بھر پور طریقے سے تمہیں لوٹایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ادھار نہیں رکھتا، تمہاری بھلائی کے لئے تم سے قرض مانگتا ہے تو سات سو گنا کر کے تمہیں واپس لوٹاتا ہے۔ لیکن یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ سے کچھ چھپایا نہیں جاسکتا، وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔ پاک مال ہوگا، اس کی رضا کے حاصل کرنے کے لئے ہوگا تو بڑھا کر لوٹایا جائے گا۔ ناجائز مال اور دھوکے سے یا غلط طریقے سے کمائے ہوئے مال کی اللہ تعالیٰ کو ضرورت نہیں، وہ اس کو قبول نہیں کرے گا۔

یہ اللہ تعالیٰ کا احمدیوں پر بڑا احسان ہے کہ ہر احمدی مالی قربانی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کرتا ہے اور اس کا نیک ذرائع ہے ہی کمایا ہوا مال ہوتا ہے۔ بعض دفعہ بعض لوگ غلط فہمی میں بعض کام کر جاتے ہیں لیکن عموماً نیک مال کی اور قربانی کی قبولیت کی تصدیق بھی فوری ہو جاتی ہے۔

میں جانتا ہوں بعض زمیندار ہیں وہ اپنا چندہ عام بھی دیتے ہیں اور پوری شرح سے بلکہ شاید زائد دے دیتے ہیں کیونکہ پہلے بجٹ لکھوا دیتے ہیں، تحریک جدید وغیرہ میں بھی اس امید پر بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں کہ فصل یا باغ کی آمد ہو جائے گی اور بظاہر ایسی آمد والی فصل نہیں ہوتی لیکن اللہ تعالیٰ برکت ڈال دیتا ہے۔ وہ اپنے وعدے بڑھا کر لکھوا رہے ہوتے ہیں اور بسا اوقات ایسا

ریٹائرمنٹ کے بعد یہ سہولیات لے رہے ہیں ان کو اپنے آپ کو جماعتی خدمات کے لئے پیش کرنا چاہئے۔ جماعت سے مالی مطالبہ نہ ہو کیونکہ ان کی ضروریات تو ان سہولتوں سے جو وہ حکومت سے یا اداروں سے لے رہے ہیں یا پنشن وغیرہ سے جو رقم ملی ہے اس سے پوری ہو رہی ہیں۔ بعض لوگ تو ریٹائرمنٹ کے بعد دوبارہ کام تلاش کرتے ہیں کیونکہ بعض ایسی ذمہ داریاں ہوتی ہیں جن کو پورا کرنا ہوتا ہے، بچے وغیرہ ابھی پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ تو بہر حال جن کی ذمہ داریاں ایسی نہیں ہیں اور اگر صحت اچھی ہے تو ان کو اپنے آپ کو جماعتی خدمات کے لئے رضا کارانہ طور پر پیش کرنا چاہئے۔ لیکن بعض دفعہ ذہنوں میں یہ بات آ جاتی ہے کہ شاید ہم رضا کارانہ کام کر کے جماعت پر کوئی احسان کر رہے ہیں، تو اگر اپنے آپ کو پیش کرنا ہو تو اس سوچ کے ساتھ آئیں کہ اگر ہم سے کوئی جماعتی خدمت لے لی جائے تو جماعت اور خدا تعالیٰ کا ہم پر احسان ہوگا۔

ایک مطالبہ نوجوانوں کا بیکاری کی عادت ختم کرنے کا تھا۔ یہ بھی بڑی خطرناک بیماری ہے اور بڑھتی جا رہی ہے۔ پاکستان میں بعض بے کار نوجوان اس لئے بے کار ہیں کہ یا تو ان کے جو رشتہ دار، والدین، بھائی وغیرہ باہر ہیں وہ باہر سے رقم بھیج دیتے ہیں اس لئے ذمہ داری کا احساس نہیں۔ یا اس امید پر بیٹھے ہیں کہ باہر جانا ہے۔ اب باہر جانا بھی اتنا آسان نہیں رہا، ان لوگوں کو بھی غلط امیدوں پر نہیں بیٹھنا چاہئے۔ اور جو آتے ہیں ان کے بھی یہاں اتنی آسانی سے کیس پاس نہیں ہوتے۔ اس لئے بلاوجہ وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے اور دھوکے میں نہ رہیں۔ اپنے نفس کو دھوکہ نہ دیں اور اپنے آپ کو سنبھالیں۔ جماعت اور ذیلی تنظیموں کو بھی اس بارے میں معین پروگرام بنانا چاہئے اور نوجوانوں کو سنبھالنا چاہئے۔ یہ لوگ جو فارغ بیٹھے ہیں، فارغ بیٹھے یہ مطالبے کر رہے ہوتے ہیں کہ ہمارا کسی طرح باہر جانے کا انتظام ہو جائے، بعض لڑکوں کے ماں باپ لکھ رہے ہوتے ہیں کہ ہمارے حالات خراب ہیں باہر بلوالیں۔ باہر بلوانا کون سا آسان ہے۔ یا ہماری شادی باہر کروادیں یا جو بھی ذریعہ ہو۔ اور ایسے لوگوں میں سے جب کسی کی شادی یہاں ہو جاتی ہے اور یہاں آجاتے ہیں تو جب ان ملکوں میں ان کا Stay پکا ہو جاتا ہے تو پھر بیویوں پر ظلم کرنے شروع کر دیتے ہیں یا چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ بھی ایک غلط رویہ خاص طور پر پاکستان میں اور ہندوستان میں چل پڑی ہے۔ ایسے نوجوانوں کو ہمیں کہتا ہوں کہ اپنے ملک میں محنت کی عادت ڈالیں اور محنت کر کے کھائیں۔ اس دوران میں اگر باہر کا کوئی انتظام ہو جاتا ہے تو ٹھیک ہے لیکن صرف اس لئے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کے بیٹھے رہنا کہ باہر جانا ہے، اس سے بہت ساری غلط قسم کی عادتیں پیدا ہو جاتی ہیں اور بہت ساری برائیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور پھر وہ برائیاں معاشرے میں، اس ماحول میں پھیلنی شروع ہو جاتی ہیں۔

اسی طرح بعض ایسے ہیں جو یہاں آ کر بھی ہنر نہیں سیکھتے، زبان نہیں سیکھتے، اور ذرا سی کوئی تکلیف ہو جائے تو بیماری کا بہانہ کر کے گھر بیٹھ جاتے ہیں۔ کیونکہ مدد مل جاتی ہے اس لئے کام نہیں کرتے۔ بیکاری کی عادت کے خلاف ایسی مہم یہاں بھی چلانے کی بہت ضرورت ہے۔

بہر حال یہ چند مطالبات میں نے بیان کئے ہیں، جماعتیں اپنے حالات کے مطابق جائزہ لیں اور دیکھیں کہ اس وقت کس مطالبے کی طرف یا کتنے مطالبات کی طرف اپنے مقامی حالات کے لحاظ سے خاص طور پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اس سے جہاں معاشی اور معاشرتی مسائل حل ہوں گے وہاں جماعتوں میں تربیت اور قربانی کے معیار بھی بڑھیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی میں ایک سچے احمدی کی روح پیدا فرمائے۔

اب میں کچھ کوائف پیش کرتا ہوں۔ تحریک جدید کا یہ سال جو اکتوبر میں ختم ہوا ہے، اس میں جماعتوں کی طرف سے جو رپورٹس آئی ہیں (تقریباً بڑی جماعتوں کی رپورٹس تو آ ہی جاتی ہیں، بعض دفعہ چھوٹی جماعتیں رہ جاتی ہیں)..... اور اللہ کے فضل سے جماعتوں کی مجموعی رپورٹ میں وصولی کے لحاظ سے پاکستان نمبر ایک پہ ہے، پھر امریکہ ہے، پھر تیسرے نمبر پہ

کیونکہ اللہ تعالیٰ کی باتوں کا فہم و ادراک ہے، حضرت مسیح موعود کی سچائی پر یقین ہے، دین کی ضرورت کا خیال ہے، خلافت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ کے انعاموں میں سے ایک انعام سمجھتے ہیں، اس لئے بے خوف ہو کر یہ قدم اٹھایا۔ اللہ تعالیٰ ان کے اور ایسے بہت سے دوسرے لوگوں کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ان قربانیوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔

مالی جائزہ پیش کرنے سے پہلے میں ایک بات کی طرف توجہ دلانی چاہتا ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود نے جب تحریک جدید کا آغاز فرمایا تو اس وقت بھی اور اس کے بعد بھی مختلف سالوں میں اس تحریک جدید کے بارے میں جماعت کی رہنمائی فرماتے رہے کہ اس کے کیا مقاصد ہیں اور کس طرح ہم ان مقاصد کو حاصل کر سکتے ہیں۔ اس وقت شروع میں آپ نے جماعت کے سامنے 19 مطالبات رکھے اور پھر بعد میں مزید بھی رکھے۔ یہ تمام مطالبات ایسے ہیں جو تربیت اور روحانی ترقی اور قربانی کے معیار بڑھانے کے لئے بہت ضروری ہیں اور آج بھی اہم ہیں، جماعتوں کو اس طرف بھی توجہ دینی چاہئے۔

مثلاً پہلا مطالبہ سادہ زندگی کا ہے۔ آج جب مادیت کی دوڑ پہلے سے بہت زیادہ ہے اس طرف احمدیوں کو بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ سادگی اختیار کر کے ہی دین کی ضروریات کی خاطر قربانی دی جاسکتی ہے۔ بعض لوگوں کو بلا ضرورت گھروں میں بے تحاشا مہنگی سجاوٹیں کرنے کا شوق ہوتا ہے، سجاوٹ تو ہونی چاہئے، صفائی بھی ہونی چاہئے، خوبصورتی بھی ہونی چاہئے لیکن بعض لوگوں کا خیال ہے کہ سجاوٹ صرف مہنگی چیزوں سے ہی ہوتی ہے۔ تو بہت سارے ایسے بھی ہیں جو پیسے جوڑتے ہیں تاکہ سجانے کی فلاں مہنگی چیز خریدی جائے، بجائے اس کے کہ یہ پیسے جوڑیں کہ فلاں کام کے لئے چندہ دیا جائے۔ پھر شادیوں، بیاہوں پر فضول خرچیاں ہوتی ہیں۔ اگر یہی رقم بچائی جائے تو بعض غریبوں کی شادیاں ہو سکتی ہیں، (-) کی تعمیر میں دیا جاسکتا ہے، اور کاموں میں دیا جاسکتا ہے، مختلف تحریکات میں دیا جاسکتا ہے۔

پھر آپ نے اس وقت ایک یہ مطالبہ بھی کیا کہ دشمن کے گندے لٹریچر کا جواب تیار کیا جائے۔ آجکل بھی..... حملے ہو رہے ہیں۔ اکثر ملکوں میں خدام الاحمدیہ کے ذریعہ سے مجلس سلطان القیم اچھی آرگنائز ہے، لیکن ابھی بھی اس میں بہتری کی گنجائش ہے۔ پھر آجکل مغربی معاشرے میں نام نہاد صوفی ازم بہت چلا ہوا ہے اس سے متاثر ہو کر مغرب میں نوجوان غلط راہوں پر چل پڑے ہیں۔ مغربی معاشرے میں خدا تعالیٰ کی ذات کو بھی بہت نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ پچھلے دنوں کسی نے ایک کتاب بھی لکھی جو کرسمس سے پہلے آئی اور یہاں کی بہترین کتاب بیسٹ سیلر (Best Seller) کتاب کہلاتی ہے، اس میں بھی اللہ تعالیٰ کے وجود کی نفی اور اللہ تعالیٰ کی ذات کی نفی کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ خدا تعالیٰ کے وجود سے انکار بھی یہاں مغرب میں فیشن بننا جا رہا ہے۔ تو جماعتی پروگرام کے تحت بھی اور ذیلی تنظیموں کو بھی اس چیز پر نظر رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ اپنے بچے، لڑکے، نوجوان بچیاں ان چیزوں سے متاثر نہ ہوں۔ اس کے جواب کے پروگرام بنائیں۔ صرف یہ کہنا کہ نہیں، فضول ہے اس کی بجائے باقاعدہ دلیل کے ساتھ جواب تیار ہونے چاہئیں۔ جو مختلف سوال اٹھ رہے ہیں وہ یہاں مرکز میں بھی بھجوائیں، مجھے بھی بھجوائیں تاکہ ان کے ٹھوس جواب بھی تیار کئے جائیں۔

پھر ایک مطالبہ وقف عارضی کا ہے اس طرف بھی توجہ کی ضرورت ہے۔ باہر کی دنیا میں (باہر سے مراد یورپ اور مغربی ممالک، افریقہ وغیرہ) اگر آرگنائز کر کے اس مطالبے پر سارے نظام پر کام کیا جائے تو اپنوں کی تربیت کے لحاظ سے بھی اور (-) کے لحاظ سے بھی بہت بہتری پیدا ہوگی، جماعتیں اس طرف بھی توجہ کریں۔

پھر وقف بعد از ریٹائرمنٹ ہے۔ ان مغربی ممالک میں بھی جماعتی ضروریات بڑھ رہی ہیں اور یہاں کیونکہ حکومت کی طرف سے، اداروں کی طرف سے سہولتیں ملتی ہیں اس لئے جو احمدی

والے تھے اور اس سال 382 ہیں لیکن فی کس چندہ کی ادائیگی 4 پاؤنڈ کم ہو گئی ہے۔ تو یہ ہے آپ کا جائزہ۔ اب جماعتیں خود سوچ لیں۔ دنیا کے جائزے میں میں پہلے پتا چکا ہوں انگلستان تیسرے نمبر پر آیا ہے۔ اس لحاظ سے آپ کا کچھ تھوڑا سا تسلی بخش ہے مگر اتنا بھی نہیں۔ تیسرے نمبر پر آنے کے باوجود بعض بڑی جماعتوں میں ادائیگی کم ہے۔

دنیا میں ایک جائزہ میں نے یہ لیا ہے کہ کس ملک نے فی کس زیادہ چندہ دیا ہے تو امریکہ کا 91 پاؤنڈ اور U.K. کا 45.85 بنتا ہے۔ (-) کی بات ہوئی تھی۔ اللہ کے فضل سے امریکہ کا رجحان بھی آج کل بڑی تیزی سے (-) بنانے کی طرف ہے۔ انہوں نے کئی (-) بنائی ہیں اور مزید بنانی ہیں، زمینیں خرید رہے ہیں۔ ٹھیک ہے وہاں بہت آمدنی والے لوگ بھی ہیں لیکن بہر حال قربانی بھی اس لحاظ سے بہت کر رہے ہیں۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے لئے میں نے تحریک کی۔ اس میں انہوں نے بہت بڑی رقم دی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے ایمان اور اخلاص میں برکت ڈالے، آمدنیوں میں برکت ڈالے۔ تو انگلستان امریکہ کا نصف ہے، 45 پاؤنڈ فی کس، جبکہ ڈالر اور پاؤنڈ کی جو آپس کی نسبت ہے وہ بھی نصف ہے، 2 ڈالر ہوں تو ایک پاؤنڈ بنتا ہے۔ کینیڈا 26 پاؤنڈ، ان میں بھی گنجائش ہے۔ ان کا بھی کہنا ہے کہ (-) بنا رہے ہیں، جلسہ گاہ بھی خریدی لیکن گنجائش وہاں موجود ہے۔ جرمنی 18 پاؤنڈ، ان میں بھی کافی گنجائش ہے۔ تو ایک یہ ہے۔

پاکستان سے جو رپورٹ آئی ہے، وہ باقاعدہ دفتر اول دوم سوم کے لحاظ سے تفصیلی رپورٹ آتی ہے۔ ایک تو باہر کی جماعتوں کو بھی اپنی رپورٹس ان دفاتر کے حساب سے بھجوانی چاہئیں جن کا نام آپ کی قواعد کی کتاب میں Phase یا Stage رکھا ہوا ہے۔ پہلے سال آسانی کے لئے میں جماعتوں کو کہتا ہوں کہ دفتر پنجم جو میرے دور میں شروع ہوا، جس کا میں نے اعلان کیا تھا، اس سے شروع کریں کہ اس میں گزشتہ تین سال میں کتنے لوگ شامل ہوئے اور آئندہ جو شامل ہوں گے ان کا اندراج ہوتا کہ پتہ لگے کہ اس دفتر میں کتنی تعداد ہے۔ اس کو مکمل کر کے پھر دوسرے دفاتر میں دیکھتے جائیں کہ کتنی کتنی تعداد ہے۔ یہ ریکارڈ درست ہونا چاہئے۔

تحریک جدید کے شروع میں جو بزرگ جماعت کی خدمت کرتے رہے، ہمیں نے ان کے ناموں کو دیکھا تو دعا کی غرض سے اور اس لئے کہ ان کی اولادوں کو ذرا احساس ہو اور ان میں سے اگر کوئی خدمت نہیں کر رہا تو ان میں احساس پیدا ہو اور وہ بھی آئندہ آگے بڑھیں۔ تو اس تحریک کے بعد 1935ء میں شروع کا جو پہلا دستہ گیا تھا اس میں مولوی غلام حسین صاحب ایاز سنگا پور گئے، صوفی عبدالغفور صاحب چچین گئے۔ صوفی عبدالقادر نیاز صاحب جاپان گئے، چوہدری محمد اسحاق صاحب سیالکوٹی ہانگ کانگ گئے، حافظ مولوی عبدالغفور صاحب جالندھری جاپان، حاجی احمد خان صاحب ایاز منگری و پولینڈ، محمد ابراہیم صاحب ناصر منگری، ملک محمد شریف صاحب گجراتی سپین و اٹلی، مولوی رمضان علی صاحب ارجنٹائن، مولوی محمد دین صاحب البانیہ۔ حضرت مصلح موعود نے مشورہ کر کے اور بالکل معمولی رقم دے کر جب ان کو بھیجا تھا تو اس وقت حضرت مصلح موعود نے فرمایا تھا کہ میں نے (مربیان) کی جو سلیکشن کی ہے تو صرف یہ دیکھا تھا کہ جرأت سے کام کرنے والے ہیں، لیاقت کا زیادہ خیال نہیں رکھا تھا۔

پھر دوسرا گروپ گیا جس میں ملک عطاء الرحمان صاحب فرانس، چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ انگلستان، حافظ قدرت اللہ صاحب ہالینڈ، چوہدری اللہ دت صاحب فرانس، چوہدری کرم الہی صاحب ظفر سپین، چوہدری محمد اسحاق صاحب سپین، مولوی محمد عثمان صاحب اٹلی، اسی طرح ابراہیم خلیل صاحب اٹلی، غلام احمد صاحب بشیر ہالینڈ (شامل تھے)۔

(-) کے لئے بھی میں یہاں یہ بھی بتا دوں کہ یہ فوری فیصلہ ہوا کہ بشارت احمد صاحب نسیم کو غانا بھجوانا ہے۔ ان کو صرف چند گھنٹوں کا وقت ملا کہ چند گھنٹوں میں تیار ہوں اور غانا کے لئے روانہ ہو جائیں۔ آجکل ہوتا ہے کہ ہمیں اتنی تیاری کا وقت مل جائے، یہ ہو، وہ ہو۔ تو بہر حال یہ لوگ بڑی

برطانیہ، پھر جرمنی، پھر کینیڈا، پھر انڈونیشیا، پھر ہندوستان، آسٹریلیا، بلجیم، مارشس اور سوئٹزر لینڈ۔ افریقہ کے ممالک میں نائیجیر یا پہلے نمبر پہ ہے۔ لیکن غانا کی طرف سے میرا خیال ہے رپورٹ نہیں آئی، غانا والوں کو بھی ذرا تھوڑا سا اپنے آپ کو ایکٹو (Active) کرنا چاہئے۔ ایک میدان میں ذرا تیز ہوتے ہیں تو دوسرے میدان کو بھول جاتے ہیں۔ جماعتوں میں رپورٹیں بھجوانے کی جو کمزوری ہے اس طرف بھی توجہ دینی چاہئے اور باقاعدہ رپورٹس بھجوا کر لیں۔

چندہ تحریک جدید ادا کرنے والوں کی جو تعداد ہے، اس میں جو افراد شامل ہوئے ان کی تعداد 4 لاکھ 82 ہزار 460 ہے، جو گزشتہ سال سے 40 ہزار زیادہ ہے۔

اسی طرح دفتر اول کا میں نے اعلان کیا تھا کہ اس میں کھاتے جاری کئے جائیں، تو اللہ کے فضل سے تمام کھاتے جاری ہو چکے ہیں۔

پاکستان والوں کا اول دوم سوم کا ایک علیحدہ مقابلہ بھی ہوتا ہے۔ (پاکستانی خاص طور پر بڑے شوق سے سن رہے ہوتے ہیں) تو پاکستان کی جماعتوں میں اول لاہور ہے، دوم راولپنڈی اور سوم کراچی اور جماعتوں میں راولپنڈی اور پھر اسلام آباد، فیصل آباد، بدین، ملتان، کوئٹہ، کسری۔ یہ کسری چھوٹی سی جماعت ہے اور غریب بھی ہے، ان لوگوں کی آمد کا معیار اتنا اچھا نہیں ہے۔ کچھ کاروباری ہیں اور کچھ زمیندار بھی ہیں، یہاں پانی کی بہت کمی رہتی ہے اس کے باوجود میرے خیال میں ان لوگوں کی قربانی کا معیار اللہ کے فضل سے بہت اچھا ہے۔ پھر پشاور ہے، پھر بہاولپور ہے، خانیوال ہے، ڈیرہ غازی خان ہے۔ اور ضلعوں میں سیالکوٹ، سرگودھا، گوجرانوالہ، میرپور خاص، شیخوپورہ، بہاولنگر، حیدرآباد، نارووال، اوکاڑہ، ساگھڑ اور قصور۔

اس دفعہ میں نے یہاں یوں۔ کہ کا بھی تھوڑا سا جائزہ لیا ہے۔ آپ کو بھی ذرا تھوڑا سا جھنجھوڑا جائے۔ دیکھتے ہیں اس جائزے کے بعد آپ شرمندہ ہوتے ہیں یا مجھے شرمندہ ہونا پڑے گا۔ بریڈ فوڈ کا جو جائزہ سامنے آیا ہے ان کی وصولی گزشتہ سال 14 ہزار 500 پاؤنڈ تھی، اس سال پچھلے سال سے ایک ہزار پاؤنڈ کم ہو گئی۔ قدم آگے بڑھنے کی بجائے پیچھے کی طرف ہے، ترقی معکوس ہو گئی ہے۔ اور پچھلے سال انہوں نے پر ہیڈ (Per Head) 49 پاؤنڈ سے زیادہ چندہ دیا تھا۔ اور اس سال وہ چندہ بھی گر کے 22 پاؤنڈ رہ گیا ہے۔ پھر تحریک جدید میں تعداد بھی نصف سے کم شامل ہے۔ ایک وجہ یہ پیش کریں گے کہ ہم (-) بنا رہے ہیں جس کی خاطر بڑی قربانیاں ہو رہی ہیں۔ بڑی اچھی بات ہے، ضرور بنائیں لیکن (-) دنیا میں ہر جگہ بن رہی ہیں اور قربانیاں بھی بڑھ رہی ہیں۔

پھر میں نے ایک اور جماعت برمنگھم کا بھی جائزہ لیا۔ اس میں بھی شامل ہونے والوں کی تعداد بہت کم ہے پچھلے سال یہاں 53.96 پاؤنڈ پر ہیڈ (Per Head) ادائیگی تھی اور اس سال شکر ہے 54.62 ہے اور ٹوٹل میں بھی تقریباً سات آٹھ سو پاؤنڈ کی رقم کا تھوڑا اضافہ ہوا ہے۔ حالانکہ برمنگھم میں توفی الحال کسی (-) کا بہانہ بھی نہیں ہے۔

لندن میں میں نے ایک جائزہ یہ لیا کہ یہاں جو جماعتیں ہیں، میری خواہش تھی اور اس خواہش کے مطابق ہی نتیجہ نکلا ہے کہ ان میں سے (بیت) فضل کی ادائیگی سب سے بہتر ہے۔ اور فی کس ادائیگی 101 پاؤنڈ ہے۔ حالانکہ یہاں بھی وہی کمائی کرنے والے، اسی طرح کے لوگ رہتے ہیں۔ تو یہ سب سے بڑھ کے ہے۔ اور میرا خیال ہے سارے انگلستان میں سب سے زیادہ بڑھ کے ادائیگی کرنے والے (-) فضل کے حلقے کے ہیں اور انہوں نے ٹوٹل وصولی میں اضافہ بھی تقریباً ڈیڑھ ہزار سے زائد کا کیا ہے۔

بیت الفتوح والوں کا فی کس چندہ پچھلے سال سے گر گیا ہے۔ 34 پاؤنڈ تھا اور اس سال 23 پاؤنڈ رہ گیا ہے۔ یہاں ان پر کون سا خاص بوجھ پڑا ہے۔

ٹونگ کی جماعت کے چندہ دینے والوں کی تعداد تو بڑھ گئی، گزشتہ سال 255 چندہ دینے

قربانیاں کرنے والے تھے۔

اور سعادت مندوں کے سینے کھول دے.....“

فرماتے ہیں ”اے ہندوستان کے احمدیو! ذرا غور تو کرو تمہاری اور تمہارے باپ دادوں کی قربانیاں ہی یہ دن لائی ہیں۔ تم شہید تو نہیں ہوئے مگر تم شہید گرو ضرور ہو۔ افغانستان کے شہداء ہندوستان کے نہ تھے۔ مگر اس میں کیا شک ہے کہ انہیں احمدیت ہندوستانیوں ہی کی قربانیوں کے طفیل حاصل ہوئی۔ مصر کا شہید ہندوستانی تو نہ تھا مگر اسے بھی ہندوستانیوں ہی نے نور احمدیت سے روشناس کروایا تھا۔ اب یورپ کا پہلا شہید گرو ہندوستانی نہ تھا مگر کون تھا جس نے اس کے اندر..... کا جذبہ پیدا کیا۔ کون تھا جس نے اسے صداقت پر قائم رہنے کی ہمت دلائی؟ بے شک ایک ہندوستانی احمدی۔ اے عزیزو! فتح تمہاری سابق قربانیوں سے قریب آ رہی ہے۔ مگر جوں جوں وہ قریب آ رہی ہے تمہاری سابق قربانیاں اس کے لئے ناکافی ثابت ہو رہی ہیں۔ نئے مسائل نئے زاویہ نگاہ چاہتے ہیں۔ نئے اہم امور ایک نئے رنگ کی قربانیوں کا مطالبہ کرتے ہیں.....“

پھر آپ نے فرمایا ”پس اے عزیزو! کمزیر کس لو اور زبانیں دانتوں میں دالو۔ جو تم میں سے قربانی کرتے ہیں وہ اور زیادہ قربانیاں کریں۔ اپنے حوصلہ کے مطابق نہیں، دین کی ضرورت کے مطابق اور جو نہیں کرتے قربانی کرنے والے انہیں بیدار کریں۔“ اور تحریک جدید میں زیادہ شامل کریں۔

(روزنامہ افضل قادیان دارالامان مورخہ 12 جولائی 1946ء)

اس وقت حضرت مصلح موعود کے براہ راست مخاطب ہندوستان کے احمدی تھے جن کی اکثریت تھی اور اس وقت احمدیوں کی اکثریت تھی بھی ہندوستان میں سے، وہیں خطبہ نشر ہوتا تھا۔ ایم ٹی اے کا کوئی نظام تو تھا نہیں۔ یہ 1946ء کی بات ہے، اس کے بعد ان کی اکثریت پاکستان میں آباد ہو گئی یا ان کی اولادیں اس وقت پاکستان میں آباد ہیں یا اس وقت ان میں سے بعض کی اولادیں مغربی ممالک میں آ کر آباد ہو گئی ہیں یا آباد ہونے کی کوشش کر رہی ہیں۔ تو پاکستان میں رہنے والے احمدیوں نے آج بھی اس پیغام کو یاد رکھا ہوا ہے۔ جیسا کہ میں نے ادائیگیوں کی صورتحال اور پوزیشن بتائی ہے، اس سے واضح ہے۔ باوجود غربت کے، باوجود روپے کی ویلیو (Value) نہ ہونے کے انہوں نے اتنا بڑا قربانی کا ایک معیار قائم کیا ہے کہ دیکھ کے حیرت ہوتی ہے۔

جب حضرت مصلح موعود نے یہ پیغام دیا اس وقت شاید احمدیت کے نام پر ہندوستان میں کوئی احمدی شہید نہیں ہوا تھا۔ لیکن اس کے بعد اس پیغام کے سننے والوں میں سے بھی بعض شہداء کی صف میں شامل ہو گئے اور بے خوف و خطر خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر دیئے اور ان کی اولادوں میں سے بھی بہت سوں نے اللہ کی خاطر اپنی جانیں قربان کیں اور ابھی تک کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اور جیسا کہ ہم آج دیکھ رہے ہیں جیسا کہ میں نے بتایا کہ اپنی جانوں کے ساتھ اپنے مال بھی بے دریغ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر رہے ہیں۔

پس ان لوگوں کی اولادوں اور ان خاندانوں سے وابستہ احمدیوں کو جو آج دنیا کے مختلف ممالک میں آباد ہیں اور مالی لحاظ سے بہت بہتر ہیں، ہمیں اس طرف توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ آپ پر بہت بڑی ذمہ داری ہے اور آپ بھی ان انعامات کے وارث تھی ٹھہریں گے جب اپنی قربانیوں کے معیار میں بہتری پیدا کریں گے اور اس روح کو اپنے اندر قائم کریں گے کہ آج دنیا میں (-) کا جھنڈا گاڑنے کے لئے ہم نے ہر قسم کی قربانیاں دینی ہیں۔ اسی طرح دنیا کے مختلف ممالک میں وہاں کے مقامی باشندوں کو بھی میں کہتا ہوں کہ آپ نے اگر حضرت مسیح موعود کو مانا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ میں سے بہت سوں نے ہر قسم کی قربانیوں کے اعلیٰ ترین معیار بھی قائم کئے ہیں تو اپنے ہم وطنوں میں جو احمدیت قبول کر کے..... آگے ہیں یہ روح پیدا کریں کہ اگر

حضرت مسیح موعود (-) کا ایک اقتباس میں پڑھنا چاہتا ہوں۔ فرماتے ہیں۔ ”میرے پیارے دوستو! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے خدائے تعالیٰ نے سچا جوش آپ لوگوں کی ہمدردی کے لئے بخشا ہے۔ اور ایک سچی معرفت آپ صاحبوں کی زیادت ایمان و عرفان کے لئے مجھے عطا کی گئی ہے۔ اس معرفت کی آپ کو اور آپ کی ذریت کو نہایت ضرورت ہے۔ سو میں اس لئے مستعد کھڑا ہوں کہ آپ لوگ اپنے اموال طیبہ سے اپنے دینی مہمات کے لئے مدد دیں اور ہر ایک شخص جہاں تک خدائے تعالیٰ نے اس کو وسعت و طاقت و مقدرت دی ہے اس راہ میں دریغ نہ کرے اور اللہ اور رسول سے اپنے اموال کو مقدم نہ سمجھے اور پھر میں جہاں تک میرے امکان میں ہے تالیفات کے ذریعہ سے ان علوم اور برکات کو ایشیا اور یورپ کے ملکوں میں پھیلاؤں جو خدا تعالیٰ کی پاک روح نے مجھے دی ہیں۔“

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 516)

ایک تاریخی واقعہ ہے جو میں بتانا چاہتا ہوں، جس کا ہم میں سے بہتوں کو علم نہیں ہوگا اور دعا کی بھی تحریک ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اس ملک میں احمدیت کو جلد پھیلائے۔ 1946ء میں حضرت مصلح موعود کی طرف سے افضل میں ایک اعلان شائع ہوا تھا، اس کا کچھ حصہ میں پڑھتا ہوں۔

فرماتے ہیں۔ ”اٹلی سے عزیزم ملک محمد شریف صاحب (-) نے اطلاع دی ہے کہ شریف دوتا ایک البانوی سرکردہ اور رئیس جو البانیہ اور یوگوسلاویہ دونوں ملکوں میں رسوخ اور اثر رکھتے تھے (دونوں ملکوں کی سرحدیں ملتی ہیں اور البانیہ کی سرحد پر رہنے والے یوگوسلاویہ کے باشندے اکثر مسلمان ہیں اور بارسوخ ہیں۔ اور دونوں ملکوں میں ان کی جائیدادیں ہیں۔ عزیزم مولوی محمد الدین صاحب اس علاقے میں رہ رہے (-) کرتے رہے ہیں۔ ان کے ذریعہ سے وہاں کئی احمدی ہوئے، بعد میں مسلمانوں کی تنظیم سے ڈر کر انہیں یوگوسلاویہ حکومت نے وہاں سے نکال دیا اور وہ اٹلی آ گئے) اور جو یوگوسلاویہ کی پارلیمنٹ میں مسلمانوں کی طرف سے نمائندے تھے، جنگ سے پہلے احمدی ہو گئے تھے اور بہت مخلص تھے۔ انہیں البانیہ کی موجودہ حکومت نے جو کمیونسٹ ہے، ان کے خاندان سمیت قتل کر دیا ہے۔ ان کا جرم صرف یہ تھا کہ وہ کمیونسٹ طریق حکومت کے مخالف تھے اور جو..... اس ملک میں اسلامی اصول کو قائم رکھنا چاہتے تھے ان کے لیڈر تھے۔“

پھر آگے فرماتے ہیں کہ ”مرنے تو سب ہی ہیں اور کوئی نہیں جو الہی مقررہ عمر سے زیادہ زندہ رہ سکے۔ مگر مبارک ہے وہ جو کسی نہ کسی رنگ میں دین کی حمایت کرتے ہوئے مارا جائے۔ شریف دوتا کو فیخر حاصل ہے کہ وہ یورپ کے پہلے احمدی شہید ہیں اور اَلْفُضْلُ لِلْمُتَّقِدِمِ کے مقولہ کے ماتحت اپنے بعد میں آنے والے شہداء کے لئے ایک عمدہ مثال اور نمونہ ثابت ہو کر وہ ان کے ثواب میں شریک ہوں گے.....“

پھر فرمایا کہ ”یہ واقعہ ہمارے لئے تکلیف دہ بھی ہے اور خوشی کا موجب بھی۔ تکلیف کا موجب اس لئے کہ ایک بارسوخ آدمی جو جنگ کے بعد احمدیت کی اشاعت کا موجب ہو سکتا تھا، ہم سے ایسے موقع پر جدا ہو گیا جب ہماری (-) کا میدان وسیع ہو رہا تھا اور خوشی کا اس لئے کہ یورپ میں بھی احمدی شہداء کا خون بہایا گیا۔ وہ مادیت کی سرزمین جو خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر دور بھاگ رہی تھی اور وہ علاقہ جو کمیونزم کے ساتھ دہریت کو بھی دنیا میں پھیلا رہا تھا وہاں خدائے واحد کے ماننے والوں کا خون بہایا جانے لگا ہے۔ یہ خون رائیگاں نہیں جائے گا۔ اس کا ایک ایک قطرہ چلا چلا کر خدا تعالیٰ کی مدد مانگے گا۔ اس کی رطوبت کھیتوں میں جذب ہو کر وہ غلہ پیدا کرے گی جو ایمان کی راہ میں قربانی کرنے کے لئے گرم اور کھولتا ہوا خون پیدا کرے گا.....“

پھر فرمایا ”اب یورپ میں تو حید کی جنگ کی طرح ڈال دی گئی ہے۔ مومن اس چیلنج کو قبول کریں گے اور شوق شہادت میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کا مددگار ہو۔“

کے پاس ہی رہے۔ آپ کی قربانیوں کی تاریخ جماعت احمدیہ کی بنیاد کے دن سے ہے جبکہ باقی دنیا کی تاریخ احمدیت اتنی پرانی نہیں اور اسی طرح قربانیوں کی تاریخ اتنی پرانی نہیں۔ پس اس بات کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔ آپ کی ہر قربانی کو اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ پھل پھول بخشا ہے اور آئندہ قربانیاں بھی انشاء اللہ تعالیٰ پہلے سے بڑھ کر پھل پھول لائیں گی۔ آج سب سے زیادہ جان کی قربانیاں پیش کیں تو پاکستانی احمدیوں نے کیں۔ مسلسل ذہنی ٹارچر اور تکلیفیں برداشت کی ہیں تو پاکستانی احمدیوں نے کی ہیں۔ باوجود نامساعد حالات کے مالی قربانیوں میں بڑھنے کے معیار کو پاکستانی احمدیوں نے قائم رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کبھی یہ قربانیاں ضائع نہیں کرے گا۔ انشاء اللہ۔ بلکہ کامیابیوں کے آثار بڑے واضح طور پر نظر آنے لگ گئے ہیں اور انشاء اللہ وہ دن دور نہیں کہ جب راستے کی ہر روک خس و خاشاک کی طرح اڑ جائے گی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی قربانیوں کو دعاؤں میں سجا کر پیش کریں اور پیش کرتے رہیں اور رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا کی آواز ہر دل سے نکلتی رہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

پہلوں سے ملنا ہے تو پھر آخرین کی جماعت کے لئے ان قربانیوں کو بھی ہنسی خوشی پیش کرنا ہوگا جن قربانیوں کا اللہ تعالیٰ ہم سے مطالبہ کرتا ہے۔ پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ بڑھ چڑھ کر اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں پیش کریں تاکہ احمدیت یعنی حقیقی (-) کا پیغام تمام دنیا کو باحسن پہنچایا جاسکے۔

پس آج دنیا کے ہر کونے میں بسنے والے ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ دین کی اشاعت کے لئے اپنے پاک مالوں میں سے قربانی پیش کرنے کے لئے نہ صرف تیار رہیں بلکہ پہلے سے بڑھ کر پیش کریں۔ اور اس کے بدلے میں یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے اسی طرح وارث بنیں گے جس طرح وہ لوگ بنے جنہوں نے قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کئے۔

مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ کی طرح تمام دنیا میں ہر احمدی کو خواہ کسی بھی ملک یا نسل کا ہے خلافت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ہر قسم کی قربانیوں میں ایک دوسرے سے بڑھ کر قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔ لیکن میں پاکستانی احمدیوں سے امید رکھتا ہوں کہ وہ جو یہ اعزاز حاصل کر چکے ہیں اور گزشتہ کئی سالوں سے کرتے آ رہے ہیں حتی المقدور کوشش کریں گے کہ یہ ان

سوال وجواب کے علاوہ جناب مختار احمد ہاشمی ڈپٹی ڈسٹرکٹ سوشل ویلفیئر آفیسر جھنگ نے سفید چھڑیاں تقسیم کیں اور خطاب بھی کیا دوسرے سیشن میں انتخاب ہوا۔ مجلس نابینا ربوہ کی طرف سے 20 رکنی وفد نے شرکت کی۔ امیر قافلہ مکرم حافظ ابراہیم صاحب عابد تھے ممبران کی طرف سے پیش کی گئی تجاویز کو سراہا گیا اور منظور کر لیا گیا اور مجلس نابینا ربوہ کے مکرم محمود احمد صاحب ناصر کو بلا مقابلہ ممبر منتخب کیا گیا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام ممبران کا حافظ و ناصر ہو اور کامیاب فعال زندگی عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم عمران راشد صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔ کہ ان کے خسر مکرم فاروق احمد صاحب ابن مکرم ماسٹر عنایت اللہ صاحب آف و ذریع آباد کافی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اب کچھ دنوں سے ان کی حالت خاصی بگڑ گئی ہے اور نالی کے ذریعہ خوراک دی جا رہی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفا کے کاملہ و عاجلہ سے نوازے۔ آمین

نمایاں فرق پڑا

محترم منیر احمد صاحب باجوہ صدر جماعت داتا زید کا اور مکرم محمد علی صاحب نے کوٹ گوندل ضلع سیالکوٹ میں وقف عارضی کی توفیق پائی وہ اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں تہجد کی توفیق ملتی رہی ہے۔ کوٹ گوندل میں بچوں کیلئے قرآن کریم اور لیسرا القرآن کلاس لگاتا رہا اور احباب جماعت کو نمازوں کی طرف مائل کیا اور اہمیت بتائی اس سے حاضری نماز میں نمایاں فرق پڑا بعض دوستوں میں صلح کروائی۔ مجالس سوال وجواب منعقد کیں اور ساتھ ساتھ صد سالہ جوبلی کی دعائیں یاد کروائیں۔ (مرسلہ: قائد تعلیم القرآن و وقف عارضی مجلس انصار اللہ پاکستان)

سالانہ اجلاس

(پاکستان انجمن نابینا جھنگ)

مورخہ 3 دسمبر 2006ء کو جھنگ میں پاکستان انجمن نابینا جھنگ کی طرف سے سالانہ اجلاس کا انتظام کیا گیا۔ اس میں انتخابات ہوئے۔ پہلے سیشن میں

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم محمد اسلم شاد صاحب منگلا دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے بیٹے مکرم محمد احسن صاحب منگلا اور بہو مکرمہ شوکت جہاں صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے نوحہ سے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام تفرید احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نوکی بابر تک تحریک میں شامل ہے۔ یہ بچہ مکرم محمد اسلم بھروانہ صاحب لاہور کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کو صحت والی لمبی زندگی فرمائے نیک خادم دین سعید بخت اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم محمد اسلم شاد صاحب منگلا دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے بیٹے مکرم محمد احسن صاحب منگلا اور بہو مکرمہ شوکت جہاں صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے نوحہ سے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام تفرید احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نوکی بابر تک تحریک میں شامل ہے۔ یہ بچہ مکرم محمد اسلم بھروانہ صاحب لاہور کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کو صحت والی لمبی زندگی فرمائے نیک خادم دین سعید بخت اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

کلرک درجہ دوم کی خالی آسامی

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں کلرک درجہ دوم کی آسامی خالی ہے۔ ایسے مخلص احباب جو مختی تجربہ کار اور خالصتاً خدمت کے جذبہ سے سرشار ہوں اپنی درخواستیں فوری طور پر صدر صاحب محلہ امیر جماعت کی سفارش کے ساتھ مورخہ 20 جنوری 2006ء تک بنام ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال روانہ کریں۔ تعلیمی قابلیت ایف اے ایف ایس سی سیکنڈ ڈویژن ہونی چاہئے۔ کمپیوٹر جاننے والے کو ترجیح دی جائے گی۔

☆ سلیکشن کے بعد امیدوار کا صدر انجمن احمدیہ کے کمیشن کے امتحان میں پاس ہونا لازمی ہوگا۔ درخواست کے ساتھ سند میٹرک رائف اے رائف ایس سی کی کاپی کمپیوٹر ڈیپلومہ سند کی کاپی اور شناختی کارڈ کی کاپی ضرور روانہ کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

فاروق اسٹیٹ
طانب دعا: عمر فاروق ایم بی اے (یو ایس اے)
UAN=111-30-31-32
3۔ ای این مارکیٹ
گھبرگ ٹاؤن لاہور

HAROON'S
Shop No.8 Block A
Super Market, Islamabad.
Ph: 2275734, 2829886, 2873874

کراچی اورنگ پور کے 21-K اور 22-K کے نمبر زبورات کا مرکز
العمران جیٹو
نوں شوروم
052-5594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

کیا آپ کو معلوم ہے؟
”عزیز ہو میو پیٹھک کلینک اسٹور“
گولبا زار ربوہ سے منتقل ہو کر
درج ذیل مقامات پر حسب سابق آپ کی خدمت کیلئے حاضر ہے۔
دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے کامیاب کرے۔
کتاچہ ”صحت اور علاج“ مفت طلب کریں۔ مشورہ آڈر کیلئے فیکس کی سہولت موجود ہے۔
ہومیو پیٹھک ادویات و علاج کیلئے با اعتماد نام
عزیز ہو میو پیٹھک کلینک اسٹور
تخصیص
مراج
ادویات
خصوصی
رعایت
کیساتھ

راہ مارکیٹ نزد ریلوے پھانک اقصی روڈ ربوہ
نوں: 047-6212399
ڈگری کالج روڈ۔ رحمان کالونی ربوہ
نوں: 047-6211399 فیکس: 047-6212217

رہوہ میں طلوع وغروب 12 دسمبر	
طلوع فجر	5:30
طلوع آفتاب	6:57
زوال آفتاب	12:02
غروب آفتاب	5:07

کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کیلئے کافی نہیں

دارالضیافت میں قربانی

ہیرون رہوہ سے ایسے احباب جو مرکز سلسلہ میں قربانی کروانے کے خواہش مند ہوں وہ اپنی رقم مع تفصیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوادیں۔

قربانی بکرا -/6000 روپے۔

قربانی کا حصہ گائے -/3000 روپے۔

(نائب ناظر ضیافت رہوہ)

الشیخ زید اب اور بھی سائنس ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ
بیجے
 جیولری اینڈ
 یوتیک
 پروفیسر ڈاکٹر ایم بشیر الحق اینڈ سنز
 رہوہ، انجمنی پورہ
 047-6214510 فون 049-4423173

فرحت علی جیولرز
 اینڈ ڈری ہاؤس
 یادگار روڈ رہوہ فون 047-6213158

لا علاج "امراض کا علاج"
 ہومیوڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم حاد 31/55 علوم شرقی رہوہ
 047-6212694/0334-6372030

دوہن جیولرز
 Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk,
 Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.
 Mob: 0300-4742974
 0300-9491442 TEL: 042-6684032
 طالب دعا:

The Vision of Tomorrow
New Heaven Public School
 Multan Tel 061-554399-779794

4½ ڈسٹ سالنڈ ڈس اور ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیر نشریات کے لئے
 فرنیچر - فریج - واشنگ مشین
 T.V - گیزر - ایر کنڈیشنر
 سیلٹ - ٹیپ ریکارڈر
 موبائل فون دستیاب ہیں
عشان الیکٹرونکس
 7231680
 7231681
 7223204
 1 - لنک میٹرو ڈروڈ ہاؤس، قافلہ جہد، صال بلڈنگ، نیٹالہ، گراؤنڈ لاہور
 Email: uepak@hotmail.com

SUZUKI
 Life in a New Age with
LIANA
 Booking Open
 Car financing & leasing available
 Sunday Open, Friday Closed
MINI MOTORS 5873197
 5712119
 54-Industrial Area, Gulberg III, Lahore. 5873384

خبریں

ملکی اخبارات
 میں سے

روپے کی قدر میں کمی نہیں ہوگی گورنر سٹیٹ بینک ڈاکٹر شمشاد اختر نے واضح کہا ہے کہ روپے کی قدر میں نہ تو کوئی کمی کی جائے گی اور نہ ہی اس سلسلے میں آئی ایم ایف کی طرف سے کوئی دباؤ ہے۔ کراچی میں پریس کانفرنس کے دوران گورنر سٹیٹ بینک نے کہا کہ ایچ پی آر میں مارکیٹ فورسز کے تحت کمی پیش ہوتی ہے اور انٹرنیشنل مارکیٹ میں ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر مستحکم رہے گی۔

امریکہ عراق کو نوآبادی نہ سمجھے عراق کے صدر جلال طالبانی نے امریکہ کی طرف سے جاری کردہ عراق سٹڈی گروپ کی رپورٹ کو مسترد کر دیا ہے۔ اس رپورٹ میں تباہ حال عراق کے بارے میں امریکی پالیسی تبدیل کرنے پر زور اور امریکی فوج کی تعداد کم کرنے کی تجویز دی گئی۔ اس میں ایک اہم سفارش یہ بھی ہے کہ عراق کے ہر یونٹ میں امریکی فوجی مشیر شامل کئے جائیں بغداد میں صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عراق خود مختار ملک ہے امریکہ اسے نوآبادی نہ سمجھے۔

امریکی بمباری سے افغان بچے مرنے لگے ہیں افغانستان کے صدر حامد کرزئی نے کہا ہے کہ ملک میں ظلم و ستم انتہائی حد کو چھو رہا ہے۔ ہم اتنے مضبوط نہیں کہ اس کو روک سکیں۔ طالبان، نیٹو اور امریکی اتحادی افواج کے حملوں اور بمباری میں افغان بچوں کو بے دردی سے قتل کیا جا رہا ہے۔

مانیکو سافٹ کی انٹرنیٹ پر لائبریریاں مانیکو سافٹ نے کتب اور لائبریریوں کی آن لائن سرچنگ کی سہولت فراہم کر دی۔ ابتداء میں صارفین کو مانیکو سافٹ کی سائٹ کی مدد سے برٹش لائبریری یونیورسٹی آف کیلی فورنیا کی لائبریری اور ٹورانٹو یونیورسٹی کی لائبریری تک رسائی حاصل ہوگی۔ تفصیلات کے مطابق مانیکو سافٹ نے یہ منصوبہ حریف آئی ٹی کمپنی گوگل سرچ کا بہتر طور پر مقابلہ کرنے کیلئے بنایا ہے واضح رہے کہ گوگل سرچ نے ڈیجیٹل لائبریری کی سہولت کچھ عرصہ قبل ہی فراہم کی تھی۔ گوگل کی اس سہولت کے ذریعے ویب صارفین ایسی کتب تک مفت رسائی حاصل کر سکتے تھے جن پر کاپی رائٹ ایکٹ لاگو نہیں ہوتا ہے۔ جبکہ مانیکو سافٹ نے منصوبہ بنایا ہے کہ وہ ایسی کتب جن پر کاپی رائٹ لاگو ہوتا ہے وہ بھی اپنے صارفین کو فراہم کرے گا۔

ایڈز سے ہلاک ہونے والے بچے ہر سال دنیا میں تین لاکھ 21 ہزار بچے ایڈز سے مرتے ہیں جن میں اس سال ایڈز کے مریضوں کی تعداد میں 30 فیصد اضافہ ہوا ہے یونیسف کی رپورٹ کے مطابق

گریس ایلومینیم
 ہر قسم کی کٹریاں، دروازے، شاپ فرٹ اینڈ بلاکنڈز پورے پاکستان میں ایلومینیم سے متعلقہ کام کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں۔ فون: 042-5153706
 17-10-B-1 کاغ روڈ نزد گریڈنگ ٹاؤن شپ لاہور
 موبائل 0321-4469866-0300-9477683

بلال فری ہومیو پیٹھک ڈسپنسری
 ذمہ داری: محمد اشرف بلال
 اوقات کار:
 موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4 بجے شام
 دقتہ: 1 بجے تا 1 بجے دوپہر
 ناغہ بروز اتوار
 86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو، لاہور
 ڈسپنسری کے متعلقہ تاجروں اور خدمات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجیے
 E-mail: bilal@cpn.pk.net

KOH-I-NOOR STEEL TRADERS
 220 LOHA MARKET LAHORE
 Importers and Dealers Pakistan Steel
 Deals in cold Rolled, Hot Rolled,
 Galvanized Sheets & Coils
 Tel: 7630055-7650490-91 Fax: 7630088
 Email: mianamjadqbal@hotmail.com
 Talib-e-Dua, Mian Mubarak Ali

Admissions Open
 In United Kingdom, United States of America, Canada, Ireland & Greece for Fall/ Winter Intakes.
IELTS/TOEFL We also provide Classes for IELTS/ TOEFL Tests with Hostel Facility
Education Concern
 Mr. Farrukh Luqman Cell: 0301-4411770
 829-C Faisal Town, Lahore, Pakistan
 Phone: +92-42-517124/5162310 Fax: +92-42-5164619
 URL: www.educare.net.pk
 Email: edu_concern@cyber.net.pk

CPL-29FD